دینِ مبیں

عادل یزدانی

رہِ نجات جو سب کو دکھائے دینِ مبیں
ہر ایک دل میں نہ کیوں کر سمائے دینِ مبیں

ہر ابتلا سے ، ہر اک غم سے ہو گیا محفوظ
جو خوش نصیب ہوا مبتلائے دینِ مبیں

وہ بادشاہ ہوا رشکِ قیصر و کسریٰ
تھا جس کے سر پہ فروکش ہُمائے دینِ مبیں

یہ قلب و جان ، یہ مال و منال کچھ بھی نہیں
ہر ایک چیز ہے حاضر برائے دینِ مبیں

سماعتیں وہ بڑی بدنصیب ٹھہری ہیں
کبھی سُنی نہ جنھوں نے صدائے دینِ مبیں

ہر انتشار سے ملتی ہے ذہن و دل کو نجات
پناہ گاہ ہے سب کی فضائے دینِ مبیں

بھٹک رہا ہے جو انساں رہِ مذلت میں
ذرا بھی اِس میں نہیں ہے خطائے دینِ مبیں

بہارِ صدق و صفا کو دوام حاصل ہے
سو باغِ دل کو ہمارے سجائے دینِ مبیں

وہ راستے جو بہشتِ بریں کو جاتے ہیں
نگاہِ شوق کو پل میں دکھائے دینِ مبیں

یہ آرزو ہے کہ جب آرزو کریں کوئی
ہمارے پیشِ نظر ہو رضائے دینِ مبیں

رہی نہ اُس کو تمنا حصولِ دنیا کی
ہوا ہے جس پہ بھی وا مُدّعائے دینِ مبیں

وہ خوش نصیب ہوا غرقِ رحمتِ باری
پسند آئی جسے آبنائے دینِ مبیں

وہ لوگ ڈرتے نہیں آفتابِ محشر سے
تنی ہے جن کے سروں پہ ردائے دینِ مبیں

مزاج اُس کا یقیناً مجاہدانہ ہے
جسے عزیز نہیں کچھ سوائے دینِ مبیں

ترقیات کے ہیں جو مؤسّس و ضامن
وہ سب اصول جہاں کو سکھائے دینِ مبیں

کوئی بتائے پریشان حال بے دیں کو
سکونِ دل ہے سراسر عطائے دینِ مبیں

اٹھایا جائے گا وہ غازیوں میں روزِ حشر
جو شخص دل سے ہوا ہم نوائے دینِ مبیں

جہاد ، وقت کی سب سے اہم ضرورت ہے
اسی یقیں میں ہے مضمر بقائے دینِ مبیں

قریب ہے کہ وہ ظالم ہلاک ہو جائے
نہ چھو سکی جسے عادلؔ ہوائے دینِ مبیں